اپریل فول و اہلحدیث

اور

اہلحدیث کے لیے تجویز ترقی قومی کی تجدید

اپریل فول کی مرض (جسکی تشریح اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۸ میں بصفحہ ۳۷۶ ہو چکی ہے) اور لوگ تو مبتلا تھے ہی۔ ہمارے عینی بھائی اہلحدیث بھی اس طاعون سے بچ نہ سکے اور وہ باوجود دعوے ترک تقلید ائمہ دین نصاری یورپ اور انکی ایشیائی مقلدین کی مقلد بن گئی۔

گذشتہ سال میں ہمنے عام مسلمان اڈیٹروں کو (جو تقلید کے خوگر تھے) اس رسم بد سے ہٹایا تو انکو تقلید کی عادت اور مسائل دین سے عدم واقفیت نے اس رسم سے اٹھنے نہ دیا۔ اور اس سال بھی اونہوں نے پہلے سالوں کیطرح غیبی گولی اور ہوائی تیر چلائے اور زمین و آسمان کی قلابے ملادیے مگر افسوس ہمارے عینی بھائی اہلحدیث بھی امسال انکے مقلد بن گئے۔ اور اپنے مشہور اصول مذہب ترک تقلید کے تارک ہوگئے اور زیادہ تر افسوس اس امر پر ہے۔ کہ انہوں نے اس ہنسی کھیل کو مذہب میں دخل دیا۔ اور ایک اسلامی مذہب حنفی کو جو اصول اور اکثر فروع میں مذہب اہلحدیث سے موافق ہے* - اور اس میں اس میں اختلاف ہے تو صرف بعض فروعات میں ہے اس کھیل میں نشانہ بنایا۔ اور آیہ

> ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب قل اباالله وآياته ورسوله كنتم تستهزؤن۔ (سورہ توبہ ع ۸)

منقولہ حاشیہ کا مورد و مصداق بنا کر دکھا دیا۔

* اور اگر کوئی صاحب طالب تفرقہ حنفی مذہب کی بعض بے اصل یا مخالف نص مسائل کو پیش کر کے اس مذہب کا مذہب اہلحدیث یا قرآن و حدیث کی مخالف ہونا و بنا برعلیہ اس مذہب کے ہنسی و توہین کا آیۂ منقولہ حاشیہ کا مورد و مصداق ہونا ثابت کرنا چاہیں گے۔ تو ہم ایک کر مقابلہ

ایک صاحب اپنی اخبار مین لکھتے ہین۔ کہ گذشتہ سال ہین مکہ مکرمہ مین حنفیہ کو حج کرنے سے ایک زبردست موحد ترکی شریف نے روک دیا۔ وہی حنفی حج کرنے پایا جس نے حنفی مذہب سے تائب ہوکر۔ اہلحدیث ہونے کا اقرار کیا جس نے حنفی ہونے کا اقرار کیا۔ اوسپر بالیں پڑنے لگی۔ ہزارون حنفی بموجب مذہب شیعہ تقیہ کرکے اہل حدیث بنے"

اسی قسم کی اور باتین اس اخبار مین درج ہین۔ جن مین اہلحدیث کے لیئے خلاف واقعہ بشارت اور حنفیہ کی مذمت واہانت پائی جاتی ہے۔

خاکسار ناصح القوم راقم مضمون مذکور کی خدمت مین بادب یہہ سوال پیش کرتا ہے کہ کیا یہہ خبرین واقع اور نفس الامر کے مخالف نہین ہین۔ اور انکی اشاعت سے آیات واحادیث جو ذیل مین منقول ہین۔ مانع نہین ہین۔ سورہ حج مین ارشاد ہے جہوٹی

واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ (الحج ع ۴)	بات سے بچو۔ خدا کے لیے یکسو ہوکر نہ شرک بنکر۔ اس آیت مین خدا نے جہوٹ کو ایسا

گناہ قرار دیا ہے۔ کہ اس کو شرک کے ساتہہ ملا دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

قال رسول اللہ صلعم عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ثلاث مرات ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ (ابوداؤد صفحہ ۱۵۰)	نے اس مطلب کو ان الفاظ سے ادا فرمایا ہے کہ جہوٹی شہادت کو شرک کے برابر کیا گیا ہے۔ پہر اس کی تائید مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس آیت کو پڑہا۔

مین کہتا ہے کہ سو سکا حنفی مذہب کا ایسا پیش کرین گے جو مذہب اہل حدیث کے موافق اور آیات قرآن واحادیث کے مطابق ہے۔ جس سے ان کو مجبورًا تسلیم کرنا پڑے گا کہ عمومًا ومطلقًا مذہب حنفی کی مہنی آیات اللہ کی مہنی ہے۔ اور آیت منقولہ حاشیہ کے مورد ومصداق۔

(حاشیہ کا حوالہ، کنارے پر: [illegible])

ولا تقف ما لیس لک به علم ان السمع و البصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا (بنی اسرائیل ع ۴)

سورہ بنی اسرائیل مین ارشاد ہی۔ تو اس امر کے پیچے نہ لگ (یعنی اس مین کچہ نکہہ) جسکا تجہی علم نہ ہو۔ بیشک کان آنکہہ دل سبہی سی سوال ہوگا۔

قال رسول اللہ صلعم ان الکذب یہدی الی الفجور وان الفجور یہدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا (مشکوۃ صفحہ ۴۱۲)

آنحضرت نے فرمایا جہوٹ گناہ کی راہ بتاتا ہے اور گناہ جہنم کی راہ انسان جہوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہانتک کہ [illegible] بڑا جہوٹا لکہا جاتا ہے۔

قال رسول اللہ صلعم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلة منهن کانت فیہ خصلة من النفاق حتی یدعہا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب الخ (مشکوۃ صفحہ ۹)

آنحضرت نے فرمایا چار خصلتین ایسی ہین جس شخص مین ہون وہ منافق کہلاتا ہے ان مین سے ایک یہہ کہ بات کرے تو جہوٹ کہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچہا کیا مومن بزدل ہوتا ہے۔ آپ

قیل لرسول اللہ صلعم ایکون المومن جبانا قال نعم فقیل لہ ایکون المومن بخیلا قال نعم فقیل لہ ایکون المومن کذابا قال لا رواہ مالک (مشکوۃ صفحہ ۴۱۶)

نے فرمایا ہان۔ پہر اس نے سوال کیا کہ وہ بخیل ہوتا ہے۔ آپنے فرمایا ہان پہر اس نے عرض کیا کیا وہ جہوٹا ہوتا ہے۔ آپنے فرمایا جہوٹا نہین ہوتا۔

قال رسول اللہ صلعم یطبع المومن علی الخلال کلہا الا الخیانة والکذب رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان (مشکوۃ صفحہ ۴۱۶)

ایک حدیث مین اس مطلب کو یون آنحضرت نے ادا فرمایا ہے کہ مومن مین اور سبہی خصلتین ہوتی ہین پر جہوٹ اور خیانت نہین ہوتی

سمعت رسول اللہ صلعم یقول ویل للذی یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ

اور آنحضرت نے فرمایا اس شخص کے لیے ویل (عذاب جہنم) ہے جو جہوٹ بولکر لوگون کو ہنسانے

(ابوداود صفحہ ۳۳۵) یہ لفظ "ویل" آنحضرت نے دو دفعہ فرمایا

ایک حدیث طویل مین ذکر ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین ایک شخص

فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ فیشقہ حتی یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الاخر مثل ذلک ویلتئم شدقہ ھذا فیعود فیصنع مثلہ قلت ما ھذا قالا انطلق + + + + اما الرجل الذی رأیتہ یشق شدقہ فکذاب یحدث بالکذبۃ فتحمل عنہ حتی تبلغ الاٰفاق فیصنع بہ ما تری الی یوم القیمۃ (مشکوۃ صفحہ ۳۹۷)

حال عذاب دکھایا گیا - کہ وہ بیٹھا ہے اس کے سر پر ایک شخص لوہے کا انکڑا کھڑا ہے - وہ اس انکڑے کو اس کی باچھ ڈال کر گدی تک چیرتا ہے پھر ویسا ہی باچھ گدی تک چیرتا ہے اتنے مین باچھ کا زخم ملجاتا ہے - تو پھر اسکو چیرتا ہے اتنے مین دوسری باچھ کا زخم مل جاتا ہے - تو پھر اسے چیرتا ہے اور اسیطرح وہ کیے جاتا ہے -

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل امین نے بتایا - کہ یہہ جھوٹ بولنے والا ہے جو جھوٹی بات بناتا ہے - پھر وہ بات اس سے نقل کیجاتی ہے اور آفاق مین پھیل جاتی ہے - اور یہہ کہا - کہ اس شخص کو یہہ عذاب قیامت تک ہوتا رہیگا -

اس قسم کی اور بہت سی آیات و احادیث ہین جو اہلحدیث پر مخفی نہین ہین - اس سوال کے جواب مین اگر وہ صاحب اپنی تقصیر کے معترف ہوا اور اسی امر کا اعتراف کرین - کہ وہ خبرین جھوٹی ہین - اور آیات و احادیث مذکور بالا ان کی اشاعت سے مانع ہین - تو ان کی خدمت مین بادب یہ التماس ہے - کہ وہ ان اخبار کاذبہ کی کھلے طور پر تکذیب کرین - اور آیندہ اس رسم بد مین یورپ اور ایشیائی مقلدین یورپ کے تقلید سے دست بردار ہوجائین اور اگر اپنے فعل کی تصویب کرنے لگین تو براہ مہربانی وہ ان خبرون کی تصحیح کرین اور یہ بتلادین

کہ یہ خبرین انکو کس معتبر ذریعہ سے وصول ہوئی ہین - اور مکہ مکرمہ مین کون موحد یا عامل بالحدیث ترکی و معہذا شریف (جو مکہ معظمہ مین خاص سید کو کہا جاتا ہے) حاکم ہوا تہا - جس نے حنفیہ کو حنفی مذہب اختیار کرنے پر مارا اور اہل حدیث ہونے کا اقرار کرایا پہر نہو سکے اور باوجود دروغ ہونے ان خبرون کے انکی اشاعت کی جواز کا دعوے ہو تو کسی دلیل (آیت یا حدیث) سے یہ ثابت کرین - کہ اپریل کے مہینہ مین جہوٹ بولنے کی اجازت ہے - اور آیات و احادیث منقولہ بالا مین جو کذب کی ممانعت اور اسپر وعید وارد ہے اس سے اپریل کا کذب مخصوص اور مستثنی ہے مگر ساتھ اس کے یہ بہی خیال کر لین کہ اگر اسی دلیل کی دست آویز کسی حنفی المذہب ایڈیٹر نے آیندہ اپریل مین اہلحدیث کی نسبت اس قسم کی خبرین شائع کردین مثلاً یہ لکہدیا "کہ گورنمنٹ ہند نے جو استعمال لفظ وہابی کی ممانعت کا حکم نافذ فرمایا تہا وہ اس گروہ کی بد چلنی و بدگوئی و باہمی جنگ جوئی دیکہہ کر گورنمنٹ نے منسوخ کر دیا ہے" یا یہہ لکہدیا کہ "اب پہر اس گروہ کی نگرانی شروع ہوگئی ہے" - یا یہہ لکہدیا ہے کہ "اس گروہ کے فلان فلان اکابر کو مکہ مکرمہ مین ایسی سخت عقوبت ہوئی یا گورنمنٹ انگلشیہ کیطرف سے پہانسی دینے یا کالی پانی بہجوانے کا حکم ہوا ہے" وعلی ہذا القیاس تو پہر اس گروہ کی ہوا خواہون کو اس سے کسقدر رنج پہونچیگا اور اس کا تدارک ادن سے کیا ہو سکے گا -

ہمارے علیمی بہائی اہلحدیث اس امر کو پیش نظر رکہین گے - تو امید ہے کہ اپنے فعل کی تصویب کی درپے نہ ہونگے - بلکہ باعتراف تقصیر ان خبرون کی خود ہی تکذیب کرینگے - اور آیندہ کبہی اس رسم شنیع مین غیر مذہب یا ناواقف ابنائے زمانہ کی تقلید نہ کرینگے -

اس مقام مین ہم حنفی المذہب ہمعصرون کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہین

کہ انہون نے اس موقع طوفان بے‌تمیزی پر اہل حدیث اور مذہب اہلحدیث کو اپیرل فول کا نشانہ نہ بنایا۔ اور نہ اہلحدیث کی اخبار مین اپنے مذہب و اہلمذہب کی ہنسی و تحقیر دیکھکر ان کو جوش و طیش آیا۔ بلکہ انہون نے صبر و استقلال سے کام لیا اور انتقام کا قصد نہ کیا۔

ان کے اسی احسان کے شکریہ مین ہمنے یہ مضمون تحریر کیا ہے اور اپنے بھائیون کا تخطیہ خود کر دیا۔

ہمارے عینی بھائیون اہلحدیث کو مناسب ہے۔ کہ آئندہ اس قسم کی تحریرات سے (اپریل مین ہون خواہ خارج از اپریل) قلم کو روکین۔ اور اپنے علاتی اخوان مقلدین کے حق مین کبھی کوئی لفظ رنج خیز توہین آمیز قلم سے نہ نکالین۔ اور یہہ جان لین کہ وہ اپنی قومی ترقی (جس مین مذہبی ترقی بھی شامل ہے) کی گاڑی کو ایک قدم نہین چلا سکین گے جب تک کہ وہ اپنے ہمعصر و ہم دیار و ہم ملت اخوان اہل اسلام کو اپنا دوست اور کم سے کم غیر مزاحم نہ بنا لین گے۔

ہمنے تسلیم کیا کہ موجودہ گورنمنٹ کیطرف سے سب اہل مذہب کو آزادی حاصل ہے۔ اور خاص کر فرقہ اہلحدیث کو از سر نو آزادی حاصل ہوئی ہے۔ مگر جبتک کہ مختلف فرقہائے رعایا کو اپنے ہم عصر و ہم دیار فرقون کی طرف سے عدم مزاحمت و ترک تعرض حاصل نہ ہو۔ صرف گورنمنٹ کی عطا کی ہوئی آزادی انکی ترقی قومی کے لیے کافی نہین ہوسکتی۔

گورنمنٹ کی عطیہ آزادی کا نتیجہ صرف یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کیطرف سے ان کے دینی اور دنیاوی کامون مین مداخلت نہ ہو اس سے یہ نتیجہ ہرگز نہین نکلتا۔ کہ ایک فرقہ دوسرے کا مزاحم نہ ہو۔ اور اس کے دینی اور دنیاوی کامون مین خلل اندازی نہ کرے ہان عدالت مین جائے۔ اور مہینون بلکہ برسون وقت

اور رزبر باد کر کے شور اور غل مچانے سے یہ مزاحمت دور ہو تو ہو۔ سو یہی اسی صورت
مین کہ فریق مزاحم رزمین کثرت اشخاص و معاونین مین فریق ثانی سے کم ہو۔ ورنہ
عدالت مین جانے اور شور و غل مچانے سے وہ مزاحمت اور بڑھ جاتی ہے۔ اور گورنمنٹ
کی دی ہوئی آزادی کسی کام نہین آتی اس دعوے کے ثبوت مین اگر ہم دوسرے
اہل مذاہب کی باہمی مزاحمتون کو پیش کرین۔ تو ہماری مخاطبین اہلحدیث کو تاثیر و تسکین
نہ ہوگی۔ لہذا چند واقعات ایسے نقل کرتے ہین۔ جن مین اہل حدیث کی حق مین
دوسرے اسلامی فرقون کی مزاحمتین پائی جاتی ہین اور وہ ان کی قومی ترقی کی سد راہ
ہو رہے ہین باوجودیکہ گورنمنٹ کی طرف سے انکو پوری ازادی حاصل ہے۔

یہہ لوگ عام مسلمانون کی مسجدون مین اپنے طور پر نماز پڑہنے سے عموماً رد کیے جاتے
ہین۔ بلکہ بعض مواضع مین بعض اشخاص مار پیٹ بہی کہاتے ہین۔

ان کے درس اور وعظ کی مجالس بہی مزاحمت غیر سے خالی نہین ہوتین۔ جہان اہلحدیث
کا وعظ ہوا۔ وہان دنگہ و فساد شروع ہوا۔ اینٹیین پڑنے لگین۔ اور گالی گلوج کی
آوازین کانون مین آئین۔ و مع ہذا انپر تہمتین قائم کی گئین اور آخر نوبت بعدالت
پہونچی۔ تو وہان سے بہی اہلحدیث کو شکست ہوئی۔

کسی محلہ یا کوچہ مین کسی اہلحدیث کا قیام ہوا تو عام اہل محلہ مین کہل بلی پڑ گئی۔ اور وہ
اس امر کے درپے ہوئے کہ اس واعظ یا مدرس کو محلہ سے نکالین یا اس کے پاس آنے
والون کی خبر لین۔

انکے مدرسے اور سوسائٹیان بہی مزاحمت غیر سے خالی نہین۔ جہان اہلحدیث
کا دنیاوی یا دینی علوم کا مدرسہ قائم ہوا یا کسی کمیٹی کا انعقاد ہوا۔ وہان چندہ
دینے والون اور ممبرون کو بہکانا شروع ہوا۔ اور بس چلا تو سرکار کو اس مدرسہ
اور سوسائٹی کیطرف سے بدظن کیا۔ اور یہہ کہدیا کہ اس مدرسہ اور سوسائٹی کا اجرا

وفہائم گورنمنٹ کی مخالفت کی غرض سے ہے۔

ان واقعات کے تمثیلات ہمارے ناظرین اہل حدیث وغیرہ پر مخفی نہین ہین۔ پر ہم اپنی بعض خواب غفلت وخود پسندی مین سونیوالے بہائیون کے بیدار کرنے کے لیے چند تمثیلات اجمالی کا ذکر مناسب سمجھتے ہین۔

امرتسر پنجاب مین بارہا مسجدون مین تکرار ہوئے۔ اور نوبت بعدالت پہونچی آخر اہلحدیث پر ایک مقدمہ احراق قرآن قائم کرکے ان کو سزاے قید دلائی گئی۔

لاہور مین اہلحدیث واعظون کے وعظون مین بارہا پتھر پہینکے گئے۔ اہلحدیث کے مدرسہ اسلامیہ پر سخت حملے ہوئے جن کے سبب آخر وہ ٹوٹ گیا اور انجمن منتظم مدرسہ کا بہی خاتمہ ہوا۔

لودہیانہ مین ایک مجلس وعظ اہل حدیث مین سخت مار پیٹ ہوئی۔ اور آخر نوبت بعدالت پہونچی اور فریقین کے چند اشخاص کو جیلخانہ دیکہنا پڑا۔

آرہ ضلع شاہ آباد کا مقدمہ کشت وخون بہی کچہ کم لائق ذکر وموجب عبرت وفکر نہین ہے جسکا ذکر اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد (۳) کی ضمیمہ مین ہوچکا ہے۔

دہلی مین ایک مسجد معروف مسجد موچیان والی کی بابت کئی سال عدالت مین مقدمہ رہا۔ اسمین گو فتح اہلحدیث کے ہاتہہ آئی۔ مگر چونکہ گہر ور لٹواکر ہاتہہ آئی لہذا وہ فتح شکست کے برابر ٹہری۔

آمین بالجہر پر جا بجا یہ مزاحمت ہوتی ہے۔ کہ اس کی نظیر مسلمانون کے کسی فرقے مین کسی فعل پر پائی نہین جاتی۔

پنجاب و ہندوستان کے کسی شہر مین حنفیون کی مسجدون مین غالباً کوئی اہلحدیث آمین بالجہر کرنے نہین پاتا۔ جو کرے بیٹہے وہ مار کہاتا ہے۔ اور آخر فریقین کا عدالت کیطرف رجوع ہوتا ہے اسوقت چند مقدمات میرٹہہ بنارس وغیرہ کے عدالت مین

پیش ہین - جن سے ہمارے بیان کی خوب تصدیق ہوتی ہے -

ان واقعات وتمثیلات کو نظر عبرت سے پڑہکر امید ہے ہمارے عیدی بہائی اہلحدیث کو یقین ہوگا - کہ صرف گورنمنٹ کیطرف سے آزادی قومی ترقی کے لیے کافی نہین ہمعصر وہم وطن علے الخصوص ہم مذہب اقوام کیطرف سے عدم مزاحمت بہی ترقی کے لئے بڑی ضروری شرط ہے **لہذا** گروہ اہلحدیث کے ریفارمرون (علماء و اڈیٹرون) کا جو قومی ترقی کے متصدی و مدعی ہین یہ فرض ہے کہ وہ اپنی ہمعصر وہم ملک وہم ملت علاتی برادران اہل تقلید کو اپنا دوست بنا دین - اور کم سے کم یہہ کہ اپنی قومی ترقی سے انکی مزاحمت کو ہٹا دین یا گہٹا دین - جو بدون التزام واختیار رفق وملاطفت وترک تخاطب بکلمات توہین آمیز و رنج خیز ناممکن ہے -

ہمارے اور ہر ایک محقق کے خیال مین اس مزاحمت کی وجہ حنفیہ اور اہلحدیث کی مسائل فرعی مین مخالفت نہین ہے - یہ ہوتا تو چاہیے کہ جن فرقون شیعہ وغیرہ سے حنفیہ کو اصول و فروع دونو مین مخالفت ہے ان سے ان کی مزاحمت بڑہکر ہو حالانکہ وہ مزاحمت اسیا بالکل نہین یہی کہین ہو تو اس مزاحمت کا جو اہلحدیث سے ہے عشر عشیر ہے - شیعہ حنفیون کی مسجد مین کہلے ہاتہون نماز پڑہتے ہین - بجاے غسل پاؤن پر مسح کرتے ہین - پہر وہ ان کے مزاحم نہین ہوتے - شیعہ سنیون کے قریب جوار مین تعزیہ بناتے مرثیہ پڑہتے پڑہاتے ہین - سنی انکے درپے آزار نہین ہوتے -

بلکہ اس مزاحمت کی وجہ یہہ ہے - کہ حنفیہ کے تخاطب مین اہلحدیث سے رفق وملاطفت پر عمل نہین ہوتا - جواب ترکی بترکی دیا جاتا ہے - اور کہین کچہ زیادہ بہی کہا جاتا ہے جو باہمی رنج وعناد و مزاحمت وفساد کا سبب ہو گیا ہے -

یہی وجہ ہے کہ جون جون باہمی سخت کلامی بڑہتی جاتی ہے اس مزاحمت کو ترقی ہوتی ہے -

نوٹ

اسوقت پرچہ نصرۃ السنۃ بنگلور بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ کو ہمنے بڑی افسوس کے ساتہہ پڑہا ہے جس مین یہ خبر درج ہے کہ اڈیٹر نصرۃ السنۃ کو جو گروہ اہلحدیث سے ہین انکے علاتی بہائیون حنفیہ نے عین مختارخانہ کچہری پر سر پر زدوکوب کرکے خون آلودہ کیا - یہی مقدمہ اب اڈیٹر صاحب عدالت مجسٹریٹ مین تہی اور مستغیث [illegible] تاریخ مقدمہ [illegible] مقرر ہے -
چند مقدمات اور بہی اس رسالہ کی مذکور ہین جن مین فریق حنفیہ کی گروہ اہلحدیث سے مزاحمت پائی جاتی ہے ہمارے عیدی بہائی اہلحدیث اب بہی ہماری نصیحت کو مانکر اور ان مزاحمتون کے دور کرنے مین ہماری تجویز و ہدایت کے مطابق کوشش کرین - [illegible] وہ تجویز [illegible] مزاحمت دور ہوگی بلکہ یہ [illegible] آنحضرت صلعم ارشاد ہے "ان اللہ یعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف" ہے خدا تعالے جو نرمی پر عنایت فرماتا ہے سختی پر نہین دیتا ۱۱

اسوقت سے دس برس پیشتر وہ مزاحمت نہ تھی جو اب ہے - اور دس برس سے پہلے وہ نہ تھی جو دس برس سے بعد ہوئی -

اوائل مین ملک ہندوستان مین مولوی بشیر الدین و مولوی فضل رسول کے مناظرات و مخاصمانہ تحریرات جاری رہے جنمین مذہب واکابر مذہب مخاطب سے تعرض نہوتا تھا تو ان مناظرات سے موجودہ مزاحمت کا سوواں حصہ بھی ظاہر ہوا تھا - پھر تنویر الحق و معیار الحق کا مقابلہ اسی طرز و اصول پر ہوا تب بھی امن رہا - چند سال سے گروہ اہل حدیث کیطرف سے طعن آمیز و رنج خیز مضامین وکتب و رسائل شائع ہونے لگے ہین - تب سے یہ مزاحمت شروع ہوگئے ہے - اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے -

ہر چند حنفیون کیطرف سے بھی طعن و تشنیع و بدگوئی و عیب جوئی مین کچھہ کمی نہین ہوئی - بلکہ غور کیا جاے تو بدایت ان ہی کیطرف سے معلوم ہوتی ہے - مگر انصاف اور زیادہ غور ہم کو اس بات کے کہنے پر مجبور کرتے ہین - کہ حنفیہ اس بدایت یا بدگوئی مین معذور بھی ہین - ولہذا اہل حدیث کو مناسب نہین کہ وہ اس بدگوئی و عیب جوئی کے مقابلہ مین جزاءُ سیئۃٍ سیئۃٌ پر عمل کرین اور جواب ترکی بترکی دین یا اس پر کچھہ زیادتی کرین - ان کو یہی مناسب ہے - کہ ادفع بالتی ھی احسن پر عمل کرین اور سختی کے مقابلہ مین نرمی سے کام لین -

حنفیہ کے معذور ہونے کی وجہ یہہ ہے - کہ اس ملک و دیار مین ابتداء سلطنت مغلیہ سے زمانہ ظہور مذہب اہلحدیث تک حنفیہ ہی کا مذہب معمول و مروج رہا مذہب اہل حدیث گو قدیم سے ہے - اور عرب وغیرہ بلاد اسلام مین وہ ابتداء سے معمول و مروج چلا آیا ہے - مگر اس کا ظہور ہندوستان مین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے زمانہ مین ہوا - پھر ان کے پوتے مولانا محمد اسمعیل صاحب اور نواسہ مولانا محمد اسحق صاحب سے کچھہ اس کا نشو و نما ہوا - اب اس زمانہ مین وجود با جود حضرت شیخنا و شیخ الکل مولانا

سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیوتہم سے تمام ہندوستان مین اسکا شیوع تام وقوع مین آیا لہذا جب کبھی کوئی مسئلہ مذہب اہلحدیث کا مذہب حنفیہ کے مخالف ظاہر ہوا۔ اس ملک کے اکثر حنفی باشندگان کو جو عوام ہین* - اور علوم و مسائل سے محض بے خبر ہین نیا اور ناگوار معلوم ہوا۔ اور ان کی وحشت و نفرت کا سبب بنا پس بحکم مثل مشہور کے من جہل شیئا عادا (یعنے جو کسی چیز سے ناواقف ہوتا ہے وہ اس کا دشمن ہوجاتا ہے) جو عادت اور فطرت انسانی کے مطابق ہے اس مسئلہ اور اسکے مجوزہ کو انہون نے برا کہنا شروع کیا۔ اہلحدیث کو یہہ مناسب تہا کہ ان کو اس بدگوئی مین معذور و مجبور سمجہتے اور بدگوئی کے مقابلہ مین رفق و خوش خلقی سے پیش آتے اور انکو محبت سے وہ مسائل (جو انکی نفرت و وحشت کے وسائل تھے) سمجہاتے اور اپنا موافق و موید بناتے مگر انہون نے اس کے برعکس کام کیا۔ اپنے آپ کو حق پر اور اپنے معترضین کو غلطی پر سمجہکر اور حمیت حق کے جوش مین آکر سختی کے ساتہہ ان کا مقابلہ کیا۔ اور بدگوئی کے مقابلہ مین نہ صرف قصاص لینے پر اکتفا کیا۔ بلکہ کچہہ زیادہ بہی کہا جس نے جلتی آگ پر تیل کا کام دیا۔ اور جانبین مین عناد و فساد حد سے بڑہا دیا۔

اس نامناسب مقابلہ کی ایک مثال ہمارے خیال مین آئی ہے۔ جسکا بیان اس مقام مین خالی از عبرت و ہدایت نہوگا فرض کرو ایک مکان پر ایک شخص سو برس سے قابض و متصرف ہے سو برس کے بعد ایک اور شخص اسکا شریک پیدا ہوا اور پہلے قابض کا جدی رشتہ دار ہونے کا مدعی بنکر اس مکان کے بعض حصہ پر تصرف جدید کرنے لگا۔ اسپر

* رہے خواص ہین بعض جو حق گو تہے وہ اہلحدیث کی موید اور انکے مسائل مذہبی کے معتقد رہے مگر چونکہ وہ کم تھے ان کی بات نقارخانہ مین طوطی کی آواز کی مانند سنی گئی اور بعض دیدہ و دانستہ حلوے و مانڈے کے فوت ہوجانے کے خوف سے ساکت رہے وہ البتہ معذور نہین ہین -

پہلے تابعین نے جو اس کو جدی رشتہ نہیں سمجھتا تھا۔ اسکو برا کہنا اور اس کے تصرف جدید سے مزاحمت کرنا شروع کیا۔ یہ شخص اس دعوے و بدگوئی مین معذور و مجبور ہے۔ اسکے مقابلہ مین دوسرا دعویدار اگر اپنی رشتہ داری ثابت کرنے سے پیشتر سختی اور بدگوئی سے پیش آوے۔ تو مناسب نہین ہے۔ اسکو یہی مناسب ہو کہ اس بدگوئی کے مقابلہ نرمی اختیار کرے۔ اور رفق و ملاطفت سے اپنا جدی رشتہ دار ہونا ثابت کرے تب ہی وہ کامیاب ہوگا۔ ورنہ سو برس کا قابض اور اس کے ہمسایے واقف و شاہد ہمیشہ اسکے مزاحم رہین گے۔ اور اسکو پاؤن جمانے نہ دین گے۔

اس تفصیل و تمثیل کو پڑھکر ہمارے عینی اخوان اہلحدیث امید ہو اس امر کو کہ اس مزاحمت کا سبب انہی حضرات کی سخت کلامی ہے اور اسکا ترک کرنا اہلحدیث کی قومی ترقی کے لیے ایک لازمی شرط ہی تسلیم کرین گے اور آیندہ اس نامناسب طرز و رفتار کو وہ ترک کر دین گے پھر خدا کے فضل سے وہ اپنے قومی ترقی مین بہت جلد کامیاب ہون گے۔

اس قسم کے مضامین اصلاح خیز ملاطفت آمیز (جیسے مضمون نعمت و ہاجرہ وغیرہ) ہمارے رسالہ مین پہلے شائع ہوئے تو دو مہربان دوست نواح مظفر پور ترہت اور ضلع الہ آباد سے معترض و منتظر ہوئے کہ آپ حنفیہ کے ساتھ مصالحت و اتفاق کے مضامین شائع اور ان کی تکفیر و تشنیع سے مانع ہوتے ہین اور وہ اہلحدیث کو کافر و بیدین کہتے اور مساجد سے انکو نکالتے ہین اور رفع یدین اور آمین بالجہر پر غربا اہلحدیث کو مارتے ہین۔ آپ کی صلح آمیز تحریرات کا ابتک یہی نتیجہ نکلا ہے۔ تو آیندہ اس سے [illegible] کی کیا امید ہے۔

وہ صاحب شاید اس مضمون کو پڑھکر یہی کہین کہ حنفیہ کے ساتھ رفق و ملاطفت اختیار کرنے سے کچھ حاصل نہین ان کے مقابلہ مین "آہن آبا ہن توان کوفت"

پر ہی عمل کرنا ہے مناسب ہے۔

ان مہربان دوستون کے مقال سابق وحال کا جواب یہہ ہے کہ اشاعۃ السنہ کے ملاطفت آمیز مضامین کا اثر فریق ثانی پر تب ظاہر ہوتا جبکہ ہماری فریق کے رسائل واخبارات سے اس کے خلاف عمل مین نہ آتا ایک اشاعۃ السنہ دریا دہل ہے تو اس کے دس بہائی بلند رسائل واخبارات ادریے فضل مین یہہ ان کو قوم کی اور اخوانی کی خطاب سے پکارتا ہے تو وہ انکو بدعتی ومشرک وبیدین کے القاب سے یاد کرتے ہین اور اپنی تحریرات مین وہ بحث کلامیات وفضائح درج کرتے ہین جن کے نقل وبیان سے اشاعۃ السنہ کو شرم آتی ہے۔ پہر ایک اشاعۃ السنہ کے مضامین مصالحت فریق ثانی پر کیا اثر پیدا کر سکتے ہین۔ اور وہ مصرع مشہورہ منقولہ ذیل کو کیونکر جہٹلا سکتے ہین ع ولن یصلح العطار ما افسد الدھر۔

یہہ اثر ان مضامین سے ہمکو خود متوقع وپیش نظر نہین ہے۔ اور نہ اس غرض سے وہ مضامین لکہے گئے ہین کہ صرف ان مضامین کو پڑہکر ہمارے علاتی بہائی حنفیہ ہمارے دوست بنجائین اور ہمکو کسی نوع کی تکلیف نہ پہونچائین ان مضامین کی تحریر سے غرض اپنے عینی بہائیون اہلحدیث ہی کی اصلاح حال وخیال اور تغییر طرز بحث ومقال ہے انپر یہ اثر ظاہر ہوا۔ (اور امید ہے ضرور ہوگا) اور اہلحدیث نے حنفیہ کو بدگوئی کے بدلے برا کہنا چہوڑ دیا تو فریق حنفیہ پر خود بخود یہ اثر ظاہر ہوجائیگا اور اہلحدیث کی مزاحمت وتکالیف کا کہین نام ونشان نہ رہیگا ہم اپنے اہلحدیث بہائیون خصوصًا الہ آبادی ومظفرپوری دوستون سے وثوق کے ساتہہ وعدہ کرتے ہین اور یقین کے ساتہہ ان کو امید دلاتے ہین کہ اگر کم سے کم ایک سال تک ہمارے جنگی رسالے اور گولہ انداز اخبار حنفیہ کے جنگ ومقابلہ سے اپنے مورچے اٹہالینگے اور جو کچہ انکو کہنا چاہین نصیحت کے پیرایہ مین اور ملاطفت محبت ادب وتہذیب سے کہینگے تو تمام

ہندوستان مین اہلحدیث کو افعال مذہبی ادا کرنے کی پوری آزادی اپنے علاتی بھائیون کی طرف سے حاصل ہو گی - اور کسی شہر اور کسی مسجد مین انکو اسلامی بھائیون حنفیہ کیطرف سے روک ٹوک نہو گی اور رفع یدین و آمین بالجہر وغیرہ شعار مذہب اہل حدیث کی تمام ہندوستان مین پوری ترویج و اشاعت ہو گی

اس انتظام اور اوس کے نتیجہ امن عام کے لیے فریقین کیطرف سے دو کمیٹیون کا قائم ہونا ضروری ہے -

ایک کمیٹی فریق اہلحدیث مختلف بلاد و امصار ہندوستان کی اس غرض سے قائم ہو کہ وہ اپنے گروہ کیطرف سے کوئی ایسی تحریر یا رسالہ شائع نہونے دین جسمین فریق حنفیہ کے مطاعن و توہین پائی جاے جو رسالدار یا صاحب اخبار وغیرہ کوئی نیا رسالہ یا مضمون اپنی مذہب کی تائید یا مذہب مخالف کی تردید مین شائع کرنا چاہے وہ اس رسالہ یا مضمون کو پہلے اس کمیٹی مین پیش کرے کمیٹی اوس کو منظور کرکے اجازت دے تب اسکی اشاعت عمل مین آوے -

ایک کمیٹی فریق حنفیہ مختلف بلاد کی اس غرض سے قائم ہو کہ وہ ان عاملین بالحدیث کی جو کسی مذہب یا اہل مذہب کی اہانت نکرین اور بلا مزاحمت مذہب غیر اپنے مذہب پر چلین محافظت و حمایت کرین اور ناواقف برادران اہل اسلام کو انکی مزاحمت سے روکین

ان کمیٹیون کے باوقار اور موثر ہونے کیلیے ہم اپنی مہربان گورنمنٹ سے بھی مدد لے سکتے ہین اور ان کی کارروائی کو سرکارروائی بنا سکتے ہین - اگر ہمارے عینی و علاتی بھائی ان کمیٹیون کی ضرورت کو تسلیم کرکے اون کے انعقاد مین ہم کو مدد دین اور اس باب مین ہم سے خط و کتابت کرین -

پہلے ہم اپنے عینی بھائیون اہلحدیث کو مخاطب کرتے ہین اور اعیان - پشاور -

راولپنڈی - لاہور - امرتسر - لودیانہ - نابھہ - پٹیالہ - الہ آباد - جبلپور - ناگپور - مدراس - بنارس - آرہ - رحیم آباد - کلکتہ - کھوری وغیرہ کو اس امر کیطرف توجہ دلاتے ہین - ہمارے عینی بہائیون نے ہماری درخواست کیطرف توجہ کی تو پھر ہم علاقی بہائیون کو تکلیف دین گے اب ہم اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتے ہین کہ خداوند تعالی مسلمانون کو باہمی اتحاد و اتفاق کی توفیق دے اور ان کے شقاق و نفاق و باہمی رنج و عناد کو دور کرے - آمین ثم آمین -

اپنے اہل اسلام ہمعصرون سے ہماری یہ التجا ہے کہ اس مضمون کو حق و راستی پہ مبنی پاوین تو اسکی تائید مین قلم اٹھاوین - ہمین غلطی پہ پاوین تو اس پر ہمکو آگاہ کرین -

اشتہار جہاد ترکی یا افغانستان

اور

مسلمانان ہندوستان

بعض ہند اخبارون مین یہ بات شائع ہوئی ہے کہ امیر افغانستان نے کافرون سے (روس ہون خواہ انگریز) جہاد کرنے کا اشتہار دیا ہے - اور اسمین روم کی طرفداری کا بھی اظہار کیا ہے -

کئی اخبار اس خبر کے دوسرے حصہ کے مکذب و منکر اور اس امر کے مظہر ہین کہ باب عالی سے سفیران لنڈن اور سینٹ پیٹرسبرگ کے نام اس مضمون کی تحقیق کے لیے احکام جاری ہوے ہین جس سے صاف مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت سلطان المعظم کو اس اشتہار کی خبر تک نہین چہ جائے اسکی طرفداری و موافقت -

اخبار جریدہ روزگار مطبوعہ ۲۳ اپریل ۱۸۸۰ عیسوی مین باب عالی کا یہ اعلام بھی منقول ہے کہ کوئی مسلمان رئیس خلیفۃ المسلمین کے بغیر جہاد کی منادی نہین